سوال

(42) جوزمین نہروں سے سیراب ہوتی ہے الخ۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جوزمینیں نہروں سے سیراب ہوتی ہیں۔ اور سرکارپانی کا محصول لیتی ہے، آیا ان زمینوں میں عشر ہے یا نصف عشر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان زمینوں میں عشر واجب ہے، صحیح بخاری میں ہے:

((عن عبداللہ ابن عمر عن النبی ﷺ قال فیما سقت السماء والعیون او کان عشریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر))

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کھیتی کو بارش یا چشمے پانی پلائیں، یا وہ اپنی جڑوں کے ساتھ زمین سے پانی پئے، اس میں عشر ہے، اور جو اونٹوں وغیرہ سے پلائی جائے، اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ ہے۔''

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ شریعت اسلامیہ میں پیداوار اراضی کے باب میں دو (۲) ہی صورتیں رکھی گئی ہیں، نمبر ا: عشر، نمبر ۲: نصف عشر، عشر تو جب کہ وہ اراضی بارش کے پانی سے چشموں کے پانی سے سیراب کی گئی ہو، یا وہ ارضی عشری ہو۔ نصف عشر جب کہ وہ اراضی بیل وغیرہ کے ذریعے پانی کھینچ کر سیراب کی گئی ہو، اور یہ معلوم ہے کہ چشموں کے پانی سے سیراب کرنے کی یہی صورت ہے کہ ان چشموں سے جداول کھود کر اراضی مذکورہ کی طرف لے آویں، تاکہ ان کے ذریعے سے چشموں کا پانی اراضی مذکورہ میں پہنچ کر اسے سیراب کرے، اور جداول اگر خود کھودیں، بلکہ مزدوروں سے کھدوائیں تو اس صورت میں کھدوائی ضرور دینی پڑے گی۔

مگر شارع نے اس صورت میں بھی عشر ہی واجب فرمایا ہے، تو اسے ظاہر ہوا کہ جب اراضی چشموں کے پانی سے سیراب کی جائے تو اگرچہ اس میں کچھ خرچ بھی کرنا پڑے، تب بھی عشر ہی واجب ہوتا ہے، اور جو زمینیں کہ نہروں سے سیراب ہوتی ہیں، اور سرکار پانی کا محصول لیتی ہیں، وہ محصول جداول کی کھدائی سے زیادہ نہیں، لہٰذا ان زمینوں میں جو نہروں سے سیراب ہوتی ہیں، اور سرکار پانی کا محصول لیتی ہے، عشر واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد7ص 127-126

محدث فتویٰ